سلسلہ: رسائلِ فتاویٰ رضویہ

جلد: اٹھائیسویں

رسالہ نمبر 2

طرد الافاعی عن حمی ھادٍ رفع الرفاعی ۱۳۳۶ھ

سانپوں (موذیوں) کو دور کرنا اس ہادی کی بارگاہ سے
جس نے امام رفاعی کو رفعت بخشی

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

طرد الافاعی عن حمی ھادٍ رفع الرفاعی ۱۳۳۶ھ

(سانپوں (موذیوں) کو دور کرنا اس ہادی کی بارگاہ سے جس نے امام رفاعی کو رفعت بخشی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۱۱: از بڑودہ ملک گجرات محلّہ راجپورہ متصل مانڈوی مرسلہ میاں محمد عثمان ولد عبدالقادر ۲۶ شوال ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین میراں محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اپنے وقت میں غوث یا قطب الاقطاب نہیں تھے بلکہ سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب اور غوث الثقلین تھے اور جناب سید عبدالقادر جیلانی نے جناب سید احمد کبیر رفاعی سے مدینہ منورہ میں چند اولیاء کے ہمراہ بیعت کی ہے یہ بیعت اس وقت ہوئی کہ جب سید احمد کبیر رفاعی کے لئے مزار انور سے دست مبارک نکلا تھا، اور اکثر عرب میں سید عبدالقادر جیلانی کو مرقومۂ بالا صفتوں سے کوئی نہیں مانتا، ہاں سید احمد کبیر رفاعی کو مانتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ سیدنا احمد کبیر رفاعی کی ولایت اور قطبیت میں ہمیں بالکل کلام نہیں، مگر ان کی تفضیل سیدنا جناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ پر نہیں ہوسکتی، اور مدینہ منورہ کی بیعت کا کسی جگہ ثبوت نہیں ملتا، اور اکثر عرب سید عبدالقادر جیلانی

قدس سرہ کی بہت قدر و منزلت کرتے ہیں اور قطب الاقطاب و غوث الثقلین کی صفتیں حضرت پیران پیر صاحب ہی پر برتی جاتی ہیں۔

اس مضمون پر رودہ میں خفیہ خفیہ بحثیں ہوا کرتی ہیں، زید کے پیر مرحوم بڑودہ کے رفاعی خاندان کے سجادہ نشین تھے چند روز ہوئے انتقال ہوگیا ہے، یہ انہیں کی تحریک و تحریص کا نتیجہ ہے۔ ہم مستفسر نیچے دستخط کرنے والے نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ سید احمد کبیر اور سید عبدالقادر میں قطب الاقطاب اور غوث اعظم کون ہے، اور علمائے ماسلف وحال کس کو مانتے ہیں۔

دوسرے مدینہ منورہ کی بیعت کا اور غوث پاک کی نسبت عقائد اہل عرب کا وافی وکافی ثبوت کتب معتبرہ سے تحریر فرما کر مرہون منت فرمائیں، آپ کے فتوے کے آنے کے بعد ان شاء اللہ اندرونی تقسیم کا بہت سہولت سے فیصلہ ہوجائے گا اور یہ ابتدائی مواد بڑھ کر مرض مہلک تک نہ پہنچے گا۔

محمد عثمان ولد عبدالقادر بقلم خود، منشی سید قطب الدین، عظیم الدین بقلم خود، چھوٹے خاں، امام خان بقلم خود، ننھے بھائی، رسول بھائی دستخط خود۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ"[1]	تم فرمادو کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔

اس آیہ کریمہ سے مسلمان کو دو۲ ہدایتیں ہوئیں۔

ایک یہ کہ مقبولات بارگاہ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ تعالٰی کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی افضیلت ثابت ہو تو نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ نسب یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہ کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں

[1] القرآن الکریم ۳/۷۳

کہ اپنے آباواساتذہ ومشائخ کواوروں سے افضل ہی کریں جسے خدانے افضل کیاوہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیاوہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے اس سے ہوں۔ یہ اسلامی شان ہے مسلمان کواسی پر عمل چاہئے، اکابر خودرضائے الٰہی میں فنا تھے جسے اللہ عزوجل نے ان سے افضل کیا، کیاوہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس افضل بتائے۔ حاش للہ! وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور سخت غضبناک ہوں گے تو اس سے کیا فائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اوراپنے اکابر کو بھی ناراض کیا جائے۔ حضرت عظیم البرکۃ سیدا سید احمد کبیر رفاعی قدسنا اللہ بسرہ الکریم بیشک اکابر اولیاء واعاظم محبوبان خدا سے ہیں، امام اجل اوحد سیدی ابوالحسن علی بن یوسف نورالملۃ والدین لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں:

الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ ھٰذا الشیخ من اعیان مشائخ العراق واجلاء العارفین او عظماء المحققین وصدار المقربین صاحب المقامات العلیۃ والجلالۃ العظیمۃ والکرامات الجلیلۃ والاحوال السنیۃ والافعال الخارقۃ و الانفاس الصادقۃ صاحب الفتح الموفق والکشف المشرق و القلب الانوار والسرا الظھر والقدر الاکبر[2]۔	یعنی حجر سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سردار ان مشائخ واکابر عارفین واعاظم محققین وافسران مقربین سے ہیں جن کے مقامات بلند اور عظمت رفیع اور کرامتیں جلیل اوراحوال روشن اورافعال خارق عادات اورانفاس سچے عجیب فتح اور چمکا دینے والے کشف اور نہایت نورانی دل اورظاہر ترسر اور بزرگ تر مرتبہ والے۔

یوں ہی دو ورق میں اس جناب رفعت قباب کے مراتب عالیہ ومناقب سامیہ وکرامات بدیعہ وفضائل رفیعہ ذکر فرماتے ہیں۔ حضرت ممدوح قدس سرہ الشریف کا روضۂ انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہونا اور یہ اشعار عرض کرنا ہے:ؐ

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھٰذہ دولۃ الاشباح قد حضرت فامد یمینك کی تحظی بھا شفتی[3]

---

[2] بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۵

[3] الحادی للفتاوٰی تنویر الحلك فی امکان رؤیۃ النبی والملك دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/۲۶۱

(زمانۂ دوری میں میں اپنی روح کو حاضر کرتا تھا وہ میری طرف سے زمین بوسی کرتی، اب جسم کی نوبت ہے کہ حاضر بارگاہ ہے حضور دست مبارک بڑھائیں کہ میری لب سعادت پائیں۔)

اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک روضۂ انور سے باہر کرنا اور حضرت احمد رفاعی کا اس کے بوسہ سے مشرف ہونا مشہور وماثور ہے، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک للامام الجلیل السیوطی میں ہے:

لما وقف سید احمد الرفاعی تجاہ الحجرۃ الشریفۃ قال: فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا تقبل الارض عنی وھی نائبتی وھذہ دولۃ الاشباح قد حضرت فامد دیمینك کی تحظی بھا شفتی فخرجت الیہ الید الشریفۃ فقبلھا[4]۔	جب میرے سردار احمد رفاعی حجرہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یوں کہا: جب میں دور ہوتا تو اپنی روح کو بھیجتا تھا جو میری نائب ہو کر میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی، یہ زیارت کا وقت ہے میں خود حاضر ہوا ہوں اپنا دست اقدس بڑھائیں تاکہ میری ہونٹ دست بوسی کی سعادت پائیں۔ چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک آپ کی طرف نکلا جس کو آپ نے چوما۔(ت)

اور بعینہٖ یہی کرامت جلیلہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے بھی مذکور ومزبور ہے۔کتاب تفریح الخاطر مناقب الشیخ عبدالقادر میں ہے:

ذکروا ان الغوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جاء مرۃ الی المدینۃ المنورہ وقرأبقرب الحجرۃ الشریفہ ھٰذین البیتین(فذکرھما کما مر وقال)فظھرت یدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فصافحھا ووضعھا علی رأسہ رضی اللہ تعالٰی عنہ[5]۔	یعنی راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہم نے ایک بار حاضر سرکار مدینۂ نور بار ہو کر روضۂ انور کے قریب وہ دونوں شعر پڑھے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دست انور ظاہر ہوا حضرت غوث نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔

اور تعدد سے کوئی مانع نہیں حضور سرکار غوثیت نے پہلا حج ۵۰۹ھ(پانسو نو ہجری) میں فرمایا ہے جب عمر شریف اڑتیس ۳۸ سال تھی، حضور سیدی عدی بن مسافر رضی اللہ تعالٰی عنہ اس سفر میں ہم رکاب تھے حضرت

---

[4] الحاوی للفتاوٰی تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملك دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۶۱

[5] تفریح الخاطر مترجم معہ اصل عربی متن المنقبۃ الثانیۃ والعشرون سنی دار الاشاعت فیصل آباد ص ۵۶ و ۵۷

سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت ام عبیدہ میں خوردسال تھے حضرت کو گیارہواں عــــہ سال تھا، ممکن کہ اس بار حضور سرکار غوثیت نے یہ اشعار بارگہ عرش جاہ میں عرض کئے اور ظہور دست اقدس وبوسہ مصافحہ سے مشرف ہوئے ہوں۔
جب حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ جوان ہوئے اور حج کو حاضر ہوئے باتباع سرکار غوثیت انہوں نے بھی وہ اشعار عرض کئے اور سرکار کرم کے اس کرم سے مشرف ہوئے ہوں، بہرحال اس پر وہ فقرۂ تراشیدہ کہ اس وقت حضور قطب العالمین غوث العارفین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت رفیع رفاعی کے ہاتھ پر معاذاللہ بیعت فرمائی کذب وافتراء خالص ودروغ بیفروغ ہے اور اللہ واحد قہار جھوٹ کو دشمن رکھتا ہے نہ کہ ایسا جھوٹ جس سے زمین آسمان ہل جائیں "قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾" [6] لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو، "فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾" [7] پھر جب وہ گواہان عادل نہ لاسکے تو جوایسا دعوٰی کریں اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں، "وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾" [8] خاب وخاسر اہوا جس نے افتراء باندھا۔ حضرت رفیع ورفاعی کی قطبیت سے کسے انکار ہے، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وصال اقدس کے بعد حضرتسیدی علی بن ہیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ قطب ہوئے، اور سرکار غوثیت کی عطا سے حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے مرتبۂ قطبیت پر فائز ہوئے۔ حضرت علی بن ہیتی کا وصال وصال اقدس سرکار غوثیت سے تین سال بعد ۵۶۴ھ میں ہے، پھر حضرت سید رفاعی قطب ہوئے

عــــہ: ابن خلکا کی روایت میں چند مہینے ہی کے تھے زیادہ سے زیادہ، یا ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔

حیث قال احمد بن ابی الحسن المعروف بابن الرفاعی توفی یوم الخمیس الثانی والعشرین من جمادی الاولٰی سنۃ ثمان وسبعین وخمسمائۃ بام عبیدۃ وھو فی عشر السبعین رحمۃ اللہ تعالٰی [9]۔

اس نے کہا کہ احمد ابن ابوالحسن جو کہ ابن رفاعی کے نام سے مشہور ہیں، کا وصال ۲۲ جمادی الاولٰی ۵۷۸ھ بروز جمعرات ام عبیدہ کے مقام پر ہوا، چنانچہ آپ ستر کی دہائی میں ہوئے رحمہ اللہ تعالٰی۔ (ت)

مگر بروایت بہجۃ الاسرار عنقریب آتی ہے اس پر ۵۰۹ھ میں سات آٹھ برس کے ہونگے انتہا درجہ دس سال کے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[6] القرآن الکریم ۲/۱۱۱

[7] القرآن الکریم ۲۴/۱۳

[8] القرآن الکریم ۲۰/۶۱

[9] دفیات الاعیان ترجمہ ۷۰ ابن الرفاعی دارالثقافت بیروت ۱/۱۷۲

اور ۵۷۸ھ میں وصال ہوا۔ بہجۃ مبارکہ میں ہے:

الشیخ علی بن الهیتی رضی الله تعالٰی عنه احد من تذکر عنه القطبیة، سکن بلدۃ من اعمال نهر الملك الی ان مات بهاسنة اربع وستین وخمسمائة[10]۔	جنکی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جو نہر الملک کے ایک قریہ میں سکونت پذیر ہوئے یہاں تک کہ اسی قریہ میں ۵۶۴ھ میں وصال فرمایا۔(ت)

اسی میں ہے:

الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی احد من تذکر عنه القطبیة، سکن بام عبیدۃ قریة بارض البطائح الی ان مات بها فی سنة ثمان وسبعین وخمسمائة و قدنا هذا الثمانین[11]۔	جن کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی ہیں جو سرزمین طبائح کے قریہ ام عبیدہ میں ساکن تھے اور وہاں ہی ۵۷۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے اسی برس کے قریب عمر پائی۔(ت)

اسی میں ہے حضرت شیخ جاگیر مرید جلیل تاج العارفین ابوالوفاء نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رفعت شان وبے مثلی بیان کرکے فرمایا:

منه انتقلت القطبیة الی سیدی علی الهیتمی رضی الله تعالٰی عنه[12]۔	ان سے قطبیت میرے سردار شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منتقل ہوئی۔(ت)

اسی میں ہے:

اخبرنا الشیخ الشریف ابوجعفر محمد بن ابی القاسم العلوی الحسنی قال اخبرنا الشیخ العارف ابو الخیر محمد بن محفوظ قال کنت انا(وفلان و فلان عدعشرۃ انفس من طالبی الاٰخرۃ وثلثة من اهل الدنیا)حاضرین	ہمیں شیخ شریف ابوجعفر محمد بن ابوالقاسم علوی حسنی نے بحوالہ شیخ ابوالخیر خبردی کہ ایک روز عارف باللہ محمد بن محفوظ اور دس حضرات اور طالبان آخرت اور تین شخص طالبان وزارت وغیرہا مناصب دنیا حاضر بارگاہ عالم پناہ سرکار غوثیت تھے حضور نے

[10] بهجة الاسرار ذکر الشیخ علی بن الهیتمی دار الکتب العلمیة بیروت ص۲۸۹ تا ۲۹۴
[11] بهجة الاسرار ذکر الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ۲۳۵تا ۲۳۷
[12] بهجة الاسرار ذکر الشیخ جاکیر رضی الله عنه مصطفی البابی مصر ص ۱۶۹

عند شیخنا الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فقال لیطلب کل منکم حاجۃ اعطیھا لہ(فذکر حوائجھم منھا)قال الشیخ خلیل بن الصرصری اریدان الاموت حتی انال مقام القطبیۃ قال فقال الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ "کل نمدا ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربك وماکان عطاء ربك کان محظورا۔"قال فواللہ لقد نالوا کلھم ماطلبوا[13]۔	ارشادفرمایا ہر ایک اپنی حاجت عرض کرے میں اسے عطا فرماؤں، سب نے اپنی اپنی دینی ودنیوی مرادیں عرض کیں، ان میں شیخ خلیل صرصری کی عرض یہ تھی کہ میں اپنی زندگی میں مرتبہ ٔقطبیت پاؤں۔ حضور نے فرمایا "ہم ان کی اور انکی سب کی مدد کرتے ہیں رب کی عطا سے اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں۔" عارف موصوف فرماتے ہیں خدا کی قسم جس نے جو مانگا تھا پایا۔

اسی میں حضرت سید ابو عمرو عثمٰن بن یوسف وحضرت علی بن سلیمٰن خباز وحضرت ابوالغیث ابن جمیل یمنی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے کہ ان سب نے فرمایا:

قطب الشیخ خلیل الصرصری رحمہ اللہ تعالٰی قبل موتہ بسبعۃ ایام[14]۔	حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے قطب کئے گئے۔

یہ قطبیت بمعنی غوثیت ہے اور اقطاب اصحاب خدمت کو بھی کہتے ہیں جو ہر شہر وہر لشکر میں ہیں شک نہیں کہ ہر غوث اپنے دورہ میں ان سب اقطاب کا افسر وسرور ہے کہ وہ تمام اولیائے دورہ کا سردار ہوتا ہے تو اس معنٰی پر ہر قط یعنی غوث قطب الاقطاب ہے بلکہ غوث کے نیچے جو عہدہ داران تمام اصحاب خدمت کا افسر ہو بایں معنی قطب الاقطاب ہے، مگر قطب الاقطاب بمعنی اول یعنی غوث الاغواث کہ دوروں کے غوثوں کا غوث ہو، غوثوں کو غوثیت اس کی عطا سے ملیت ہو اور غوث اپنے اپنے دورے میں اس کی نیابت سے غوثیت کرتے ہوں وہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد حضور پر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین ابو محمد ولی الاولیاء، امام الافراد، غوث الاغواث، غوث الثقلین، غوث الکل، غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں اور تا ظہور سید نا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ مرتبہ عظمٰی اسی سرکار غوثیت بار کے لئے رہے گا۔ حضرت رفاعی اور ان کے امثال قبل وبعد کے قطبوں کو حضور پر تفضیل دینی ہوس باطل ونقصان دینی ہے، والعیاذباللہ تعالٰی۔ اس کے بیان کو ہم چند احادیث مرفوعۃ الاسانید امام اجل اوحد

[13] بھجۃ الاسرار ذکر فصلو منکالمہ مرصعابشئی من عجائب اھوالہ مختصرًا مصطفی البابی مصر ۳۰و۳۱

[14] بھجۃ الاسرار ذکر فصول من کالمہ مرصعابشئی من عجائب اھوالہ مختصرًا مصطفی البابی مصر ۳۲

سیدی نور الملۃ والدین ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہٗ الشریف کی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار معدن الانوار سے ذکر کرتے ہیں اور اس سے پہلے اتنا واضح کردیں کہ یہ امام جلیل صرف دو واسطہ سے حضور سرکار غوثیت کے مستفیضین بارگاہ میں ہیں ان کو محدث جلیل القدر ابوبکر محمد ابن امام حافظ تقی الدین انماطی سے تلمذ ہے ان کو امام اجل شہیر علامہ موفق الدین ابن قدامہ مقدسہ سے ان کو حضور قطب الاقطاب غوث الاغواث غوث الثقلین غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، نیز ان کو امام قاضی القضاۃ محدم ابن امام ابراہم بن عبدالواحد مقدسی سے ان کو امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن منصور نقیب السادات سے ان کو حضور سید السادات سے، نیز ان کو شیخ جنید ابو محمد حسن بن علی لخمی سے ان کو ابو العباس احمد بن علی دمشقی سے ان کو سرکار غوثیت سے، نیز ان کو امام صفی الدین خلیل بن ابی بکر مراغی وامام عبدالواحد بن علی بن احمد قرشی سے ان دونوں کو امام اجل بونصر موسٰی سے ان کو اپنے والد ماجد حضور سیدنا غوث اعظم سے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، اوان کے سوا اور بہت طرق سے ان امام جلیل کی سند حضور تک ثنائی یعنی صرف دو واسطہ سے ہے، ۷۱۳ھ میں ان کا وصال شریف ہے، اکابر اجلاء نے انہیں امام مانا یہاں تک کہ امام فن رجال شمس ذہبی نے باآنکہ **اولًا** ان کی نگاہ دربارۂ رجال کس درجہ بلند ودشوار پسند واقع ہوئی ہے۔

ثانیًا انہیں حضرات صوفیہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور انکے علوم الٰہیہ سے بہتکم عقیدت بلکہ تقریبًا بالکلیہ مجانبت ہے۔

ثالثًا اشاعرہ کے ساتھ انکا برتاؤ معلوم ہے خود انکے تلمیذ اجل امام تاج الدین سبکی ابن امام اجل برکۃ الانام تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی قدس رہما نے تصریح فرمائی کہ شیخنا الذهبی اذا مر باشعری لایبقی ولا یذرا[15] ہمارے استاذ ذہبی جب کسی اشعری پر گزرتے ہیں توگی نہیں رکھتے کچھ باقی نہیں چھوڑتے۔اور امام اجل صاحب بہجہ اشعری ہی ہیں۔

رابعًا معاصرت دلیل منافرت ہے اور ذہبی ان اماما جلیل کے زمانے میں تھے انکی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے ہیں باینہمہ انکے مداح ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کو الامام الاوحد کے لفظ سے یاد فرمایا یعنی امام یکتا، امام الشان ذہبی کے یہ دو لفظ تمام مدائح ومدارج توثیق وتعدیل واعتماد وتعویل کو جامع ہیں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی	علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا

15

الامام الاوحد المقری نور الدین شیخ القراء بالدیار المسریة ابوالحسن اصله من الشام ومولده بالقاهرة سنة اربع واربعین وستمائة وتصدر للاقراء والتدیس بالجامع الازهر وقدر حضرت مجلس اقرائه واستانست بسمته وسکوته[16]۔	صاحب تعلیم فرقان حمید تمام بلاد مصریں شیخ القراء ابوالحسن کنیت انکی اصل شام سے اور ولادت قاہرہ میں ۶۴۴ھ چھ سو چوالیس میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں درس و تعلیم کی صدارت فرمائی مین انکی مجلس درس میں حاضر ہوا اور انکی روش وخاموشی سے انس پایا۔

امام جلیل عبداللہ بن سعد یافعی قدس سرہ الشریف مراٰۃ الجنان میں فرماتے ہیں:

اما کراماته رضی الله تعالٰی عنه فخارجة عن الحصر وقد ذکرت شیئا منها فی کتاب نشر المحاسن وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمة الاکابر ان کرامته تواترت وقریب منالتواتر ومعلوم بلا اتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الآفاق، وها انا اتصر فی هٰذا الکتاب علی واحدة منها وهی ماروی الشیخ الامام الفقیه العالم المقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه بسنده من خمس طرق وعن جماعة من الشیوخ الجلة اعلام الهدی العارفین المقنتین للاقتداء	یعنی حضور پر نور سید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں انہیں سے کچھ ہم نے اپنی تکاب نشر المحاسن میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر امام وں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ سرکار غوثیت کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیاء میں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی حضور پر نور سے ظہور میں آئیں اس کتاب میں ان میں سے صرف ایک ذکر کرتاہوں وہ جسے روایت کیا شیخ امام فقیہ العالم مقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریری بن معضاد شافعی لخمی نے مناقب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ (کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف) میں اپنی پانچ سندوں سے اور عظیم اولیاء ہدایت کے نشانوں عارفین باللہ کی ایک جماعت (یعنی سیدی ۱عمران کیمانی و۲سیدی عمر زار و۳سیدی ابوالسعود)

---

[16] طبقات المقرئین

قالوا جاءت امرأۃ بولدھا الحدیث۔	مدلل و سیدی ابوالعباس احمد صرصری وامام اجل سیدنا تاج الملۃ والید نا ابو بکر عبدالرزاق وسیدی امام ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائد اوانی رضی اللہ تعالٰی عنہم)

وقد خرجت عن حقی فیہ للہ عزوجل ولک) سے کہ ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لئے اور حضور کے لئے اس پر اپنے حقوق سے در گزری، حضور نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگادیا ایک روز اس کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار نزار زرد رنگ ہوگیا ہے اور اسے جَو کی روٹی کھاتے دیکھا، جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے، عرض کی اے میرے مولی! حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جَو کی روٹی۔ یہ سن کر حضور پر نور نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

قومی باذن اللہ تعالٰی الذی یحیی العظام	جی اٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جِلائے گا۔

یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، حضور اقدس نے فرمایا: جب تیرا بیٹا ایسا ہوجائے وہ جو چاہے کھائے[17]۔
اور انہیں سب ائمہ عارفین نے فرمایا کہ ایک بار حضور کی مجلس وعظ پر ایک چیل چلّاتی ہوئی گزری اس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوّش ہوئے حضور نے ہوا کو حکم دیا: اس چیل کا سر لے۔ فوراً چیل ایک طرف گری اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کرسی وعظ سے اتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دست اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہو کر سب کے سامنے اڑتی چلی گئی[18]۔ ع

قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی　　مردہ را جانے دہی وزندہ را بے جاں کنی

(اے قادر! تو قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، مردہ کو تو جان دیتا ہے اور زندہ کو بے جان کرتا ہے۔ت)

امام محدث شیخ القراء شمس الملۃ والدین ابوالخیر محمد محمد ابن الجزری رحمہ اللہ تعالٰی کتاب نہایۃ الدرایات

[17] مرأۃ الجنان سنۃ احدی وستین وخمس مائۃ ذکر نسبہ ومولدہ الخ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/۲۶۸

[18] بھجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مختصراً مصطفی البابی مصر ص ۶۵

فی اسماء رجال القراءات میں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر فضل بن معضاد نور الدین ابو الحسن اللخمی الشطنوفی الشافعی الستاذ المحقق البارع شیخ الدیار المصریة ولد بالقاهرة سنة اربع واربعین وستمائة وتصدر للاقراء بالجامع الازهر و تکاثر علیه الناس الاجل الفوائد والتحقیق وبلغنی انه عمل علی الشاطبیة شرحًا فلو کان ظهر لکام اجود شروحها وله تعالیق مفیدة.قال الذهبی وکان ذا عزام بالشیخ عبدالقادر الجیلی رضی الله تعالٰی عنه جمع اخباره ومناقبه فی ثلاث مجلدات،قلت وهذا الکتاب موجود بالقاهرة بوقف الخانقاه الصلاحیة و اخبرنی به و اجازه شیخنا الحافظ محی الدین عبد القادر الحنفی وغیره توفی یوم السبت اوان الظهر و دفن یوم الاحد العشرین من ذی الحجة سنة ثلاث عشرة وسبعمائة رحمه الله تعالٰی[19]۔	یعنی علی بن یوسف بن جریر بن فل بن معضاد نورالدین ابو الحسن لخمی شطنوفی شافعی استاد محقق بارع یعنی ایسے جلیل فضائل والے کہ انہیں دیکھ کر آدمی حیرت میں رہ جائے۔ تمام بلاد مصریہ کے شیخ ۶۴۴ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں مسند درس پر جلوس فرمایا اور ان کے فوائد و تحقیق کے باعث لوگوں کا پر ہجوم ہوا اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ شاطبیہ مبارکہ پر انکی شرح ہے اگر یہ شرح ملتی تو اس کی سب شرحوں سے بہترین شروح میں ہوتی۔ ان کے حواشی فائدہ بخش ہیں۔ ذہبی نے کہا ان کو سرکار غوثیت سے عشق تھا۔ حضور کے حالات و کمالات تین مجلد میں جمع کئے ہیں۔ میں شمس جزری کہتا ہوں کہ یہ کتاب قاہرہ میں خانقاہ حضرت صلاح الدین انار اللہ برہانہٗ کے وقف میں موجود ہے۔ ہمارے استاذ حافظ الحدیث محی الدین عبدالقادری حنفی وغیرہ استاذوں نے ہمیں اس کتاب کی روایات کی خبر و مضامین کی اجازت دی۔ حضرت مصنف کتاب ممدوح کا روز شنبہ وقت ظہر وصال ہوا اور روز یکشنبہ ذی الحجہ ۷۱۳ھ کو دفن ہوئے رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ۔

امام عمر بن عبدالوہاب عرضی حلبی نے اپنے نسخہ میں کتاب مبارکہ بہجۃ الاسرار شریف میں لکھا:

قد تتبعتها فلم اجد فیها نقلا الا وله	یعنی بیشک میں نے اس کتاب بہجۃ الاسرار شریف کو

[19] نہایة الرایات فی اسماء رجال القراءات

فیه متابعون وغالب ما اوردہ فیھا نقله الیافعی فی اسنی المفاخر وفی نشر المحاسن وروض الریاحین ؏ وشمس الدین الزکی الحلبی ایضا فی کاب الاشراف وعظم شئی نقل عنه انه احیی الموتی کاحیائه الدجاجة ولعمری ان هذه القصه نقلها تاج الدین السبکی ونقل ایضا عن ابن الرفاعی وغیرہ وانّٰی لغبی جاهل حاسد ضیع عمرہ فی فهم ما فی السطور وقنع بذٰلك عن تزکیة النفس واقبالها علی الله سبحٰنه وتعالٰی وان یفهم مایعطی الله سبحٰنه وتعالٰی اولیاءہ من التصریف فی الدنیا والاٰخرة ولهذا قال الجنید التصدیق بطریقتنا ولایة[20]۔	اول تاآخر جانچا تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے اور متعدد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو اور اس کی اکثر روایتیں امام یافعی نے اسنی المفاخر ونشر المحاسن وروض الریاحین میں نقل کیں۔ یوں ہی شمس الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں اور سب سے بڑی چیز جو بہجہ شریفہ میں نقل کی حضور کا مردے جلانا ہے۔ جیسے وہ مرغ زندہ فرمادیا، اور مجھے اپنی جان کی قسم یہ روایت امام تاج الدین سبکی نے بھی نقل کی، اور یہ کرامت ابن الرفاعی وغیرہ اولیاء سے بھی منقول ہوئی، اور کہاں یہ منصب کسی غبی جاہل حاسد کو جس نے اپنی عمر تحریر سطور کے سمجھنے میں کھوئی اور تزکیہ نفس وتوجہ الی اللہ چھوڑ کر اسی پر بس کی کہ اسے سمجھ سکے جو کچھ تصرفوں کی قدرت اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں کو دنیا وآخرت میں عطا فرماتا ہے، اسی لئے سیدنا جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہمارے طریقے کا سچ ماننا بھی ولایت ہے۔

اقول: بحمداللہ یہ تصدیق ہے امام مصنف قدس سرہٗ کے اس ارشاد کی خطبہ بہجہ کریمہ میں فرمایا کہ:

لخصته کتابا مفردا مرفوع الاسانید معتمدا فیها علی الصحة دون	یعنی میں نے اس کتاب یکتا کرکے مہذب ومنقح فرمایا اور اس کی سندیں منتہی تک پہنچائیں جن میں خاص اس صحت پر اعتماد کیا کہ شذوذ

؏: یرید تکملته ۱۲ منه غفرله۔

[20] حاشیة امام عمر بن عبدالوھاب علی ابهجة الاسرار

الشذوذ[21]۔	سے منزہ ہو، یعنی خالص صحیح ومشہور روایات لیں جن میں نہ ضعیف ہے، نہ غریب وشاذ۔ والحمدللہ رب العالمین۔

امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ میں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد نور الدین ابوالحسن شیخ القراء بالدیار المصریۃ ولد بالقاھرۃ سنۃ اربع اربعین وستمائۃ و تصدر للاقراء بالجامع الازھر وتکاثر علیہ الطلبۃ مات فی ذی الحجۃ سنۃ ثلاث عشر وسبعمائۃ[22]۔	علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا نور الدین ابوالحسن دیار مصر میں شیخ القراء قاہرہ یں ۶۴۴ھ میں پیدا ہوئے، اور جامع ازہر میں مسند تدریس پر جلوس فرمایا طلبہ کا ہجوم ہوا، ذی الحجہ ۷۱۳ھ میں انتقال فرمایا۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں:

بھجۃ الاسرار من تصنیف الشیخ الامام الاجل الفقیہ العالم المقری الاوحد البارع نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی وبینہ وبین الشیخ واسطتان[23]۔	بہجۃ الاسرار تصنیف شیخ امام اجل فقیہ عالم مقری یکتا بارع نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف شافعی لخمی ان میں اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دو واسطے ہیں۔

نیز اپنے رسالہ صلاۃ الاسرار میں فرماتے ہیں:

کتاب عزیز بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار معتبر ومقرر ومشہور و مذکورست ومصنف آں کتاب از مشاہیر مشائخ وعلماء ست، میان وے وحضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ دو واسطہ است و مقدم است بر امام عبداللہ یافعی	کتاب عزیز "بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار" قابل اعتبار، پختہ اور مشہور ومعروف ہے۔ اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمہ مشہور علماء ومشائخ میں سے ہیں۔ آپ کے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں، آپ امام عبداللہ

---

[21] بھجۃ الاسرار خطبۃ الکتاب مصطفی البابی مصر ص ۲

[22] حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاھرۃ

[23] زبدۃ الآثار مقدمۃ الکتاب بکسنگ کمپنی واقع جزیرہ ص ۵

رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشان نیز از منتسبان سلسلہ ومحبان جناب غوث الاعظم اند[24]۔	یافعی علیہ الرحمہ پر مقدم ہیں۔امام یافعی علیہ الرحمہ بھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ عالیہ سے نسبت رکھنے والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں میں سے ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے:

ایں فقیر درمکہ معظّمہ وددرخدمت شیخ اجل اکرم اعدل شیخ عبدالوہاب متقی کہ مرید امام ہمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہما بودند فرمودند بہجۃ الاسرار کتاب معتبرست،مانزدیک ایں زمان مقابلہ کردہ ایم وعادت شریف چناں بود کہ اگرکتابے مفید ونافع باشد مقابلہ می کردند وتصحیح می نمودند دریں وقت کہ فقیر رسید بمقابلۂ بہجۃ الاسرار مشغول بودند[25]۔	یہ فقیر مکہ مکرمہ میں انتہائی جلالت، کرم اور عدل کے مالک شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت اقدس میں حاضر تھا جو امام ہمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ کے مرید ہیں،آپ نے ارشاد فرمایا کہ "بہجۃ الاسرار" ہمارے نزدیک معتبر کتاب ہے جس کا ہم نے حال ہی میں مقابلہ کیا ہے۔آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ اگر کوئی کتاب فائدہ مند اور نفع بخش ہوتی تو اس کا مقابلہ کرتے اور تصحیح فرماتے تھے،جس وقت یہ فقیر وہاں پہنچا تو آپ بہجۃ الاسرار کے مقابلہ میں مصروف تھے۔(ت)

الحمدللہ ان عبارات ائمہ واکابر سے واضح ہوا کہ [1]امام ابوالحسن علی نورالدین مصنف کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار امام اجل امام یکتا محقق بارع فقیہ شیخ القراء منجملہ مشاہیر مشاءخ علماء ہیں،اور یہ [2]کتاب مستطاب معتبر ومتعمد کہ اکابر ائمہ نے اس سے استناد کیا اور کتب حدیث کی طرح اس کی اجازتیں دیں۔ [3]کتب مناقب سرکار غوثیت میں باعتبار علوا اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں موطائے امام مالک کا۔اور [4]کتب مناقب اولیاء میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں صحیح بخاری کا،بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں،امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور ان امام جلیل نے صحت وعدم شذوذ دونوں کا،اور بشہادت علامہ عمر حلبی وہ التزام تام ہوا کہ اس کی ہر حدیث

[24] رسالہ صلوٰۃ الاسرار
[25] رسالہ صلوٰۃ الاسرار

کے لئے متعدد متابع موجود ہیں والحمدللہ رب العالمین ایسے امام اجل اوحد نے ایسی کتاب جلیل معتمد میں جو احادیث صحیحہ اس باب میں روایت فرمائیں ہیں یہاں عدد مبارک قادریت سے تبرک کے لئے ان سے گیارہ حدیثیں ذکر کرکے باذنہٖ تعالٰی برکات دارین لین و باللہ التوفیق۔

حدیث اول: قال رضی اللہ تعالٰی عنہ اخبرنا ابو محمد سالم بن علی الدمیاطی قال اخبرنا الاشیاخ الصلحاء قداۃ العراق الشیخ ابو طاھر بن احمد الصرصری والشیخ ابوالحسن الخفاف البغدادی والشیخ ابو حفص عمر البریدی والشیخ ابوالقاسم عمر الدر دانی والیشخ ابوالولید زید بن سعید والشیخ ابو عمر وعثمٰن بن سلیمٰن قالوا اخبرنا(الشیخان) ابو الفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی ابنا اخت الشیخ القدوۃ احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ. قالا کنا عند شیخنا الشیخ احمد بن الرفاعی بزاویتہ بام عبیدۃ فمد عنقہ وقال علی رقبتی. فسئلناہ عن ذٰلك فقال قد قال الشیخ عبدالقادر الآن بغداد قدمی ھذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ[26]۔	مصنف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ ہم سے ابو محمد سالم بن علی ومیاطی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو چھ مشائخ کرام پیشوایان عراق حضرت ابو طاہر صرصری وابوالحسن خفاف وابو حفص بریدی وابوالقاسم عمر و ابوالید زید وابو عمرو عثمان بن سلیمان نے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ ہم کو حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابو الفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ان کی خانقاہ مبارک میں میں ام عبیدہ میں ہے حاضر تھے حضرت رفاعی نے اپنی گردن مبارک بڑھائی اور فرمایا: علی رقبتی میری گردن پر۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا، فرمایا: اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔
حدیث دوم: (قال قدس سرہ) اخبرنا الشریف الجلیل ابو عبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ بن یحیٰی بن محمد الحسینی الموصلی قال: اخبرنا ابو الفرج عبدالمحسن ویسمّٰی حسن ابن محمد بن احمد بن	مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے شریف جلیل ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ بن یحیٰی بن محمد حسینی موصلی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ ابوالفرج عبدالمحسن حسن بن محد بن احمد بن دویرہ مقری حنبلی نے خبر دی کہ شیخ ابو بکر عتیق بن ابوالفضل محمد بن عثمٰن بن

[26] بہجۃ الاسرار ذکر من حنار أاسہ من المشایخ عند ما قال ذلك الشیخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۳

الدویرۃ المقری الحنبلی البصری قال:قال الشیخ ابوبکر عتیق بن ابی الفضل محمد بن عثمٰن بن ابی الفضل البندلجی الاصل البغدادی المولد والدار و الازجی المعروف بمعتوق زرت الشیخ سید احمد بن ابی الحسن الرفاعی رضی اللہ عنہ بام عبیدۃ فسمعت اکابر اصحابہ وقدماء مریدیہ یقولون:کان الشیخ یومًاجالسًا فی ھذا الموضع،فحنارأسہ وقال:علی رقبتی،فسألوہ عن ذٰلك فقال:قد قال الشیخ عبد القادر الاٰن ببغداد:قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ ، فارخنا ذٰلك الوقت فکان کما قال فی ذٰلك الوقت بعینہ[27]۔	ابوالفضل بندلجی الاصل بغدادی المولد ازجی المعروف بہ معتوق نے کہا کہ میں نے شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کی ام عبیدہ میں زیارت کی تو میں نے آپ کے اکابر اصحاب اور قدیم مریدوں کو کہتے ہوئے سنا کہ آج شیخ اس جگہ (برآمدے کی طرف انہوں نے اشارہ کیا) تشریف فرما تھے کہ اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا کہ میری گردن پر۔جب آپ سے لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا و فرمایا کہ ابھی ابھی بغداد میں شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہے: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ہم نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو جیسا آپ نے کہا بعینہٖ وہ اسی وقت رونما ہوا تھا۔(ت)
حدیث سوم:اخبرنا الشیخ الصالح ابوحفص عمر بن ابی المعالی نصر بن محمد ابن احمد القرشی الھاشمی الطفسونجی المولد والدارالشافعی قال:اخبرنا الشیخ الاصل الصالح ابوعبداللہ محمد بن ابی الشیخ الصالح ابی حفص عمر بن الشیخ القدوۃ ابی محمد عبدالرحمن الطفسونجی قال:اخبرنا ابوعمر قال:حنا ابی یومًاعنقہ بین اصحابہ بطفسونج وقال: علی رأسی،فسألناہ فقال:قدقال الشیخ عبد القادر الاٰن	ہمیں شیخ صالح ابوحفص عمر بن ابوالمعالی نصر بن محمد بن احمد قرشی ہاشمی طفسونجی شافعی نے خبر دی کہ ہم سے شیخ اصل صالح ابوعبداللہ محمد بن ابوالشیخ صالح ابوحفص عمر بن شیخ قدوۃ ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابوعمر نے حدیث بیان کی کہ ایک دن طفسونج میں میرے والد نے اپنے مریدوں کے درمیان گردن جھکائی اور کہا کہ میرے سر پر۔ہمارے پوچھنے پر فرمایا کہ ابھی شیخ سید عبد القادر علیہ الرحمۃ نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن

[27] بهجة الاسرار ذکر من حنارأسه من المشائخ عند ما قال ذٰلك الشيخ الخ مصطفٰی البابی مصر ۱۳

ببغداد: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ۔ فأرخناہ عندنا، ثم جاء الخبر من بغداد انہ قال ذٰلك فی الیوم الذی أرخناہ[28]۔	پر ہے۔ ہم نے اپنے پاس تاریخ نوٹ کرلی پھر بغداد سے خبر موصول ہوئی کہ شیخ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے بالکل اسی دن یہ اعلان فرمایا تھا جو تاریخ ہم نے نوٹ کر رکھی تھی۔ (ت)
حدیث چہارم: اخبرنا الفقیہ ابوعلی اسحٰق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح الھمدانی الصوفی الشافعی المحدث قال: اخبرنا الشیخ الجلیل الاصل ابو محمد عبداللطیف ابن الشیخ ابی النجیب عبد القاھر بن عبداللہ بن محمد بن عبد اللہ السھروردی ثم البغدادی الفقیہ الشافعی الصوفی قال: حضر ابی ابو النجیب ببغداد بمجلس الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنھما، فقال الشیخ عبدالقادر قدمی ھٰذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ، فطأطأبی رأسہ حتی کادت تبلغ الارض، وقال علی رأسی علی رأسی علی رأسی یقولھا ثلاثا[29]۔	ہم سے فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح ہمدانی صوفی شافعی محدث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شیخ جلیل الاصل ابو محمد عبداللطیف بن شیخ ابونجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ سہروردی ثم بغدادی فقیہ شافعی صوفی نے حدیث بیان کی کہ میرے والد ماجد ابوالنجیب بغداد میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مجلس میں حاضر تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجلس میں فرمایا: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ تو میرے والد نے اس حد تک سر جھکایا کہ وہ زمین کے قریب جا پہنچا اور تین بار کہا: میرے سر پر، میرے سر پر، میرے سر پر[عــــہ] (ت)

عــــہ: نوٹ: اعلٰی حضرت علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی کہ یہاں ہم بہجۃ الاسرار سے گیارہ" حدیثیں ذکر کرینگے مگر حدیث دوم، سوم اور چہارم تین حدیثیں اصل (فتاوٰی رضویہ قدیم جلد ۱۲) میں موجود نہیں ہیں بلکہ انکی جگہ بیاض چھوڑا ہوا ہے۔ حدیث دوم کی سند کا ابتدائی حصہ اصل میں مذکور ہونے کی وجہ سے اس کی نشان دہی ہو گئی مگر حدیث سوم وچہارم کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کون سی تھیں، تاہم احادیث مذکورہ کے مضمون کو دیکھتے ہوئے حدیث دوم کے متصل بعد والی دو حدیثیں ہم نے بہجۃ الاسرار سے نقل کر دی ہیں جن کا مضمون کافی حد تک احادیث مذکورہ سے یگانگت رکھتا ہے۔ اس طرح گیارہ احادیث پوری ہو گئیں۔ واللہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔ (مترجم)

[28] بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عند ماقال ذالك الشیخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۳

[29] بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عند ماقال ذالك الشیخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۳ و ۱۴

حدیث پنجم: اخبرنا الفقیہ الجلیل ابو غالب رزق اللہ ابن ابی عبداللہ محمد بن یوسف الرقی قال اخبرنا الشیخ الصالح ابو اسحٰق ابراھیم الرقی قال اخبرنا منصور قال اخبرنا القدوۃ الشیخ ابو عبداللہ محمد بن ماجد الرقی ح واخبرنا عالیا ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل البغدادی المحدث قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزۃ الازجی قال اخبرنا الشیخان ابو المظفر منصور بن المبارک والامام ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن الاصبھانی قالوا اسمعنا السید الشریف الشیخ القدوۃ ابا سعید القیلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول لما قال الشیخ عبد القادر قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ تجلی الحق عزوجل علٰی قلبہ وجاء تہ خلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم علٰی ید طائفۃ من الملٰئکۃ المقربین والبسھا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم وما تاخر الاحیاء باجسادھم والاموات بارواحھم وکانت الملٰئکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہ واقفین فی الھوا صفوفا حتی استد الافق بھم ولم یبق ولی فی الارض الاحنا عنقہ[30]۔	مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے فقیہ جلیل القدر رزق اللہ بن ابو عبداللہ محمد بن یوسف رقی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ صالح ابو اسحٰق ابراہیم رقی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ امام ابو عبداللہ محمد بن ماجد رقی نے خبر دی۔ نیز ہمیں سند عالی سے ابو الفتح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل بغدادی محدث نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو العباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزہ ازجی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو المظفر منصور بن مبارک وامام ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن اصبہانی نے خبر دی ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم نے سید شریف شیخ امام ابو سعید قیلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرت شیخ عبد القادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اس وقت اللہ عزوجل نے ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ انکے لیے خلعت بھیجی اور تمام اولیائے اولین وآخرین کا مجمع ہوا، جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ حاضر ہوئے اور جو انتقال فرماگئے تھے ان کی ارواح طیبہ آئیں، ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا، ملائکہ اور رجال الغیب کا اس وقت ہجوم تھا ہوا میں پَرے باندھے کھڑے تھے، تمام افق ان سے بھر گیا تھا اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکادی ہو۔ (ت) والحمدللہ رب العالمین۔

[30] بھجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ھیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفی البابی مصر ص ۸و۹

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا　　اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا　　اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا[31]
تاج فرق عرفا کس کے قدم کو کہئے　　سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے　　کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا[32]

حدیث ششم:(قال اعلی اللہ تعالٰی مقاماتہ)اخبرنا ابو محمد الحسن بن احمد بن محمد وخلف بن احمد بن محمد الحریمی قال اخبرنا جدی محمد بن دنف قال اخبرنا الشیخ ابوالقاسم بن ابی بکر بن احمد قال سمعت الشیخ خلیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وکان کثیرا الرؤیا لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقلت لہ یارسول اللہ لقد قال الشیخ عبدالقادر قدمی ھٰذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ .فقال صدق الشیخ عبدالقادر وکیف لاوھو القطب وانا ارعاہ[33]۔	مصنف نے کہا(اللہ تعالٰی اس کے مرتبے بلند فرمائے) کہ ہم کو ابو محمد حسن بن احمد بن محمد اور خلف بن احمد بن محمد حریمی نے خبر دی کہ ہم کو میرے جد محمد بن دنف نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالقاسم بن ابی بکر احمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفہ اکبر ملکی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے فرمایا خدا کی قسم بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عرض کی یارسول اللہ ! شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان۔"

کلب باب عالی عرض کرتا ہے **الحمدللہ** !اللہ نے ہمارے آقا کو اس کہنے کا حکم دیا،کہتے وقت ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خلعت بھیجا، تمام اولیاء اولین وآخرین جمع کئے گئے،سب کے مواجہ میں پہنایا گیا۔ملائکہ کا جمگھٹ ہوا،رجال الغیب نے سلامی دی۔تمام جہان کے اولیاء نے گردنیں جھکادیں۔اب جو چاہے راضی ہو،جو چاہے ناراض۔جو راضی ہواس کے لئے رضا،جو ناراض ہواس کیلئے ناراضی۔جس کا جی جلے اس سے کہو "**مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ**

---

[31] حدائق بخشش وصل دوم در منقبت آقائے اکرم غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مکتبہ رضویہ کراچی ص ۴و۸

[32] حدائق بخشش وصل دوم در منقبت آقائے اکرم غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مکتبہ رضویہ کراچی ص ۴و۸

[33] بھجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ھیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفی البابی مصر ص ۱۰

الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾ "[34] مر جاؤ اپنی جلن میں بے شک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

حدیث ہفتم: (قال بیض اللہ تعالٰی وجھہ) اخبرنا الحسن بن نجیم الحورانی قال اخبرنا الشیخ العارف علی بن ادریس الیعقوبی قال سمعت الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول الانس لھم مشائخ والملئکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل، قال وسمعتہ فی مرض موتہ یقول لاولادہ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد مابین السماء والارض لاتقیسونی باحد ولا تقیسوا علیّ احدا[35]۔ **حدیث ہشتم:** (قال طیب اللہ تعالٰی ثراہ) اخبرنا ابو المعالی صالح بن احمد المالکی قال اخبرنا الشیخ ابو الحسن البغدادی المعروف بالخفاف والشیخ ابو محمد عبداللطیف البغدادی المعروف بالمطرز قال ابوالحسن اخبرنا شیخنا الشیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر الحریمی سنۃ ثمانین وخمسائۃ و قال ابو محمد	مصنف نے کہا (اللہ تعالٰی اس کے چہرے کو روشن کرے) کہ ہم سے حسن بن نجیم حورانی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو ولی جلیل حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خبر دی، کہا میں نے حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سنا کہ فرماتے تھے: آدمیوں کے لئے پیر ہیں، قوم جن کے لئے پیر ہیں، فرشتوں کے لئے پیر ہیں، اور میں سب کا پیر ہوں، اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے: مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ اے ہمارے آقا! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! آپ صادق مصدوق ہیں۔ (ت) مصنف (اللہ تعالٰی اس کی قبر کو خوشبودار بنائے) نے کہا کہ ہم کو ابوالمعالی صالح بن احمد مالکی نے خبر دی کہ ہم کو دو مشائخ کرام نے خبر دی، ایک شیخ ابوالحسن بغدادی معروف بہ خفاف، دوسرے شیخ ابو محمد عبداللطیف بغدادی معروف بہ مطرز۔ اول نے کہا ہمارے پیر ومرشد حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی قدس سرہٗ نے ہمارے سامنے ۵۸۰ھ میں فرمایا، اور دوم نے کہا ہم کو ہمارے

[34] القرآن الکریم ۳/۱۱۹

[35] بھجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبربھا عن نفسہ الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۲ و ۲۳

اخبرنا شیخنا عبدالغنی بن نقطۃ قال اخبرنا شیخنا ابوعمرو عثمٰن الصریفینی قالا واللہ ما اظھر اللہ تعالٰی ولا یظھر الی الوجود مثل الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ[36]۔	مرشد حضرت عبدالغنی بن نقطہ نے خبر دی کہ ان کے سامنے ان کے مرشد حضرت شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اولیاء میں حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے۔

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا[37]

حدیث نہم: (قال رفع اللہ تعالٰی کتابہ فی علیین) اخبرنا الشیخ ابو المحاسن یوسف بن احمد البصری عقال سمعت الشیخ العالم اباطالب عبد الرحمٰن بن محمد الھاشمی الواسطی قال سمعت الشیخ القدوۃ جمال الدین ابا محمد بن عبد البصری بھا یقول وقد سئل عن الخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام أحی ھو ام میت قال اجتمعت بابی العباس الخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام وقلت اخبرنی عن حال الشیخ عبدالقادر قال ھو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی ھذا الوقت وما واللہ تعالٰی ولیا الی مقام الاوکان الشیخ عبدالقادر اعلاہ ولا سقی اللہ حبیبًا کأسامن حبہ الا وکان للشیخ عبدالقادر	مصنف (اللہ تعالٰی اس کے نامۂ اعمال کو علیین میں بلند کرے) نے کہا کہ ہم کو شیخ ابوالمحاسن یوسف بن احمد بصری نے خبر دی کہ میں نے شیخ ابوطالب عبدالرحمٰن بن محمد ہاشمی واسطی سے سنا کہتے تھے میں نے شیخ امام جمال الملۃ والدین حضرت ابو محمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بصرہ میں سنا، ان سے سوال ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں یا انتقال ہوا؟ فرمایا: میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا اور عرض کی: مجھے حضرت شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیجئے۔ حضرت خضر نے فرمایا: وہ آج تمام محبوبوں میں یکتا اور تمام اولیاء کے قطب ہیں اللہ تعالٰی نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہنچایا جس سے اعلٰی مقام شیخ عبد القادر کو نہ دیا ہو نہ کسی حبیب کو اپنا جام محبت پلایا جس سے خوشگوار تر شیخ عبدالقادر

---

[36] بھجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعًا بشیئ من عجائب احوالہ مختصرًا مصطفی البابی مصر ص ۲۵

[37] حدائق بخشش فصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ٦

اهناه، ولا وهب الله لمقرب حالا الا وكان الشيخ عبد القادر اجلهٗ، وقد اودعه الله تعالٰى سرا من اسرارہ سبق به جمهور الاولياء وما اتخذ الله وليا كان او يكون الا وهو متأدب معه الى يوم القيٰمة[38]۔	نے نہ پیا ہو، نہ کسی مقرب کو کوئی حال بخشا کہ شیخ عبدالقادر اس سے بزرگ تر نہ ہوں۔ اللہ نے ان میں اپنا وہ راز ودیعت رکھا ہے جس سے وہ جمہور اولیاء پر سبقت لے گئے، اللہ نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دے سب شیخ عبدالقادر کے حضور ادب کئے ہوئے ہیں۔

ے جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا[39]

حدیث دہم: قال رفع الله تعالٰى درجاته فى الفردوس اخبرنا الشريف ابو عبد الله محمد بن الخضر الحسينى الموصلى، قال سمعت ابى يقول كنت يوما جالسا بين يدى سيدى الشيخ محى الدين عبد القادر رضى الله تعالٰى عنه فخطر فى قلبى زيارة الشيخ احمد رفاعى رضى الله عنه فقال لى الشيخ احمد؟ قلت نعم فاطرق يسيرًا، ثم قال لى ياخضرها الشيخ احمد فاذا انا بجانبه فرأيت شيخًا مهابا فقمت اليه وسلمت عليه، فقال لى ياخضرو من يرى مثل الشيخ عبد القادر سيد الاولياء يتمنى رؤية مثلى وهل انا الامن رعيته ثم غاب وبعد وفاة الشيخ انحدرت	مصنف نے کہا (اللہ تعالٰی جنت فردوس میں اس کے درجے بلند فرمائے) کہ ہم کو سید حسینی ابو عبداللہ محمد بن خضر موصلی نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے سنا کہ ایک روز میں حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت کروں، حضور نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ حضور تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا۔ اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبدالقادر

[38] بهجة الاسرار ذكر الشيخ ابو محمد القاسم بن عبد البصرى مصطفى البابى مصر ص ۱۷۳

[39] حدائق بخشش وصل سوم در حسن مفاخرت سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۶

من بغداد الی ام عبیدۃ لازورہ، فلما قدمت علیه اذا ھو الشیخ الذی رأیته فی جانب الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه فی ذٰلك الوقت لم تجد رؤیته عندی زیادۃ معرفة به فقال لی یاخضر الم تکفك الاولٰی[40]۔

حدیث یازدہم: (قال جمعنا الله تعالٰی وایاہ یوم الحشر تحت لواء الحضرۃ الغوثیة) اخبرنا ابو القاسم محمد بن عبادۃ الانصاری الحلبی قال سمعت الشیخ العارف ابااسحٰق ابراھیم بن محمود البعلبکی المقری قال سمعت شیخنا الامام ابا عبدالله محمد البطائحی، قال انحدرت فی حیاۃ سید الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه الی ام عبیدۃ، واقمت برواق الشیخ احمد رضی الله تعالٰی عنه ایامًا فقال لی الشیخ احمد یومًا اذکر لی شیئًا من مناقب الشیخ عبدالقادر وصفاته فذکرت له شیئًا منها، فجاء رجل فی اثناء حدیثی فقال لی مه لاتذکر عندنا مناقب غیر مناقب ھذا، اواشار الی الشیخ احمد فنظر

کو دیکھے جو تمام اولیاء کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنا میں تو انہیں کی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہوگئے پھر حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وصال اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو ام عبیدہ گیا انہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی تمہیں کافی نہ تھی!

مصنف نے کہا (اللہ تعالٰی ہمیں اور اسے یوم محشر کو غوث اعظم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے) کہ ہم کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے خبر دی کہ میں نے شیخ عارف باللہ ابواسحٰق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری کو فرماتے سنا، کہا میں نے اپنے مرشد امام ابوعبداللہ بطائحی کو سنا کہ فرماتے تھے: میں حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں ام عبیدہ گیا اور حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خانقاہ میں چند روز مقیم رہا ایک روز حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر کے کچھ مناقب واوصاف سناؤ، میں نے کچھ مناقب شریف ان کے سامنے بیان کئے میرے اثنائے بیان میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا کیا ہے اور حضرت سید رفاعی کی طرف اشارہ کرکے کہا ہمارے سامنے ان کے سوا کسی کے

---

[40] بهجة الاسرار ذکر احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۷،۲۳۸

اليه الشيخ احمد مغضبا. فرفع الرجل من بين يديه ميتًا ثم قال ومن يستطع وصف مانقب الشيخ عبد القادر ومن يبلغ مبلغ الشيخ عبدالقادر ذٰلك رجل بحر الشرعة عن يمينهٖ، وبحر الحقيقة عن يساره، من ايهما شاء اغترف الشيخ عبدالقادر لاثاني له في عصرنا هٰذا. قال وسمعته يوما يوصی اولاد اختہ و اكابر اصحابه، وقدجاء رجل يوعده مسافرًا الی بغداد قال له اذا دخلت الی بغداد فلا تقدم علٰی زیارۃ الشيخ عبدالقادر شيئًا ان كان حيا ولا علی زیارۃ قبرہ ان كان ميتا. فقد اخذ له العهد ايما رجل من اصحاب الاحوال دخل بغداد ولم يزره سلب حاله ولو قبيل الموت. ثم قال والشيخ محی الدين عبدالقادر حسرة علی من لم يره رضی الله عنه[41]۔	مناقب ذکر نہ کرو، یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس شخص کو ایک غضب کی نگاہ سے دیکھا کہ فورًا اس کا دم نکل گیا لوگ اس کی لاش اٹھا کر لے گئے، پھر حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر کے مناقب کون بیان کرسکتا ہے، شیخ عبدالقادر کے مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے، شریعت کا دریا ان کے دہنے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا ان کے بائیں ہاتھ پر جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، ہمارے اس وقت میں شیخ عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں۔ امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابر مریدین کو وصیت فرماتے تھے ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے ان سے رخصت ہونے آیا تھا فرمایا جب بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبدالقادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور پردہ فرماجائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے ان سے عہد فرمارکھا ہے کہ جو کوئی صاحب حال بغداد آئے اور ان کی زیارت کو نہ حاضر ہو اس کا حال سلب ہوجائے اگرچہ اس کے مرتے وقت پھر حضرت رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر حسرت ہیں اس پر جسے انکا دیدار نہ ملا۔

[41] بهجة الاسرار ذكر الشيخ احمد بن الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص۲۳۸

یہ کمینہ بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے:۔

اے حسرت آنانکہ ندیدند جمالت محروم مدار ایں سگ خود راز نوالت[42]

(جنہوں نے آپ کا جمال نہ دیکھا ان پر حسرت ہے، اپنے اس کتے کو اپنی عطا سے محروم نہ رکھیں۔ت)

بحرمۃ جدك الکریم علیہ ثم علیك الصلوٰۃ والتسلیم (اپنے کریم نانا کے صدقے میں۔ ان پر پھر آپ پر درود وسلام ہو۔ت)

مسلمان ان احادیث صحیحہ جلیلہ کو دیکھے اور اس شخص کے مثل اپنا حال ہونے سے ڈرے جس کا خاتمہ حضرت غوثیت کی شان میں گستاخی اور حضرت سید رفاعی کے غضب پر ہوا، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اے شخص! ظاہر شریعت میں حضرت سرکار غوثیت کی محبت بایں معنی رکنِ ایمان نہیں کہ جو ان سے محبت نہ رکھے شرع اسے فی الحال کافر کہے یہ تو صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے لئے ہے مگر واللہ کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے، عبدالقادر کا انکار قادر مطلق عزجلالہٗ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے گا۔

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا[43]

والعیاذ باللہ القادر رب الشیخ عبدالقادر وصلی اللہ تعالٰی وبارك وسلم علی جد الشیخ عبدالقادر ثم علی الشیخ عبدالقادر اٰمین۔	شیخ عبدالقادر کے قدرت والے معبود کی پناہ، شیخ عبدالقادر کے نانا جان پھر خود شیخ عبدالقادر پر اللہ تعالٰی درود، برکت اور سلام نازل فرمائے، آمین۔

تذییل: اخیر میں ہم دو جلیل القدر اجلۃ المشاہیر علماء کبار مکہ معظمہ کے کلمات ذکر کریں جن کی وفات کو تین تین سو برس سے زائد ہوئے، **اوّل** امام اجل ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ تعالٰی، **دوم** علامہ علی قاری مکی حنفی صاحبِ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہا کتب جلیلہ۔ دو غرض سے:

ایک یہ کہ اگر دو مطرودوں، مخذولوں، گمناموں، مجہولوں واسطی وقرمانی کی طرح کسی کے دل میں

42

43 حدائق بخشش وصل چہارم در منافحت اعداء واستعانت از آقا رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۹

کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف سے آگ ہو تو ان سے لاگ کی تو کوئی وجہ نہیں یہ بالاتفاق اجلہ اکابر علماء ہیں۔
دوسرے یہ کہ دونوں صاحب اکابر مکہ معظمہ سے ہیں، تو اس افتراء کا جواب ہوگا جو مخالف نے اہل عرب پر کیا حالانکہ غالبًا تاریخ الحرمین وغیرہ میں ہے، اور حاضری حرمین طیبین سے مشرف ہونے والا جانتا ہے کہ اہل حرمین طیبین بعد حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اٹھتے بیٹھتے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کرتے ہیں اور حضور کے برابر کسی کا نام نہیں لیتے۔ ان حضرات کی بھی گیارہ ہی عبارات نقل کریں۔:

(۱) علامہ علی قاری حنفی مکی متوفی ۱۰۱۴ھ کتاب نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر میں فرماتے ہیں:

لقد بلغنی عن بعض الاکابر ان الامام الحسن ابن سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہما لما ترك الخلافۃ لما فیہا من الفتنۃ والآفۃ عوضہ اللہ سبحٰنہ وتعالٰی القطبیۃ الکبرٰی فیہ وفی نسلہ وکان رضی اللہ تعالٰی عنہ القطب الاکبر سیدنا السید الشیخ عبدالقادر ھو القطب الاوسط والمہدی خاتمۃ الاقطاب[44]۔	بیشک مجھے اکابر سے پہنچا کہ سیدنا امام حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب بخیال فتنہ وبلایہ خلافت ترک فرمائی اللہ عزوجل نے اس کے بدلے ان میں اور انکی اولاد امجاد میں غوثیت عظمٰی کا مرتبہ رکھا۔ پہلے قطب اکبر خود حضور سید امام حسن ہوئے اور اوسط میں صرف حضور سیدنا سید عبدالقادر اور آخر میں حضرت امام مہدی ہوں گے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

(۲) اسی میں ہے:

من مشائخہ حماد الدباس رضی اللہ تعالٰی عنہ روی ان یوما کان سیدنا عبدالقادر عندہ فی رباطہ ولما غاب من حضرتہ قال ان ھذا الاعجمی الشریف قدمًا یکون علٰی رقاب اولیاء اللہ یصیر مامورا من عند مولاہ	حضرت حماد دباس حضور سیدنا غوث اعظم کے مشائخ سے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ایک روز انہوں نے سرکار غوثیت کی غیبت میں فرمایا، ان جوان سید کا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا انہیں اللہ عزوجل حکم دے گا کہ فرمائیں میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ

[44] نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص ۶

بان یقول قدمی ھٰذا علی رقبۃ کل ولی اللہ ویتواضع لہ جمیع اولیاء اللہ فی زمانہ ویعظمونہ لظھور شانہ[45]۔	کی گردن پر، اور ان کے زمانے میں جمیع اولیاء اللہ انکے لئے سر جھکائیں گے، اور ان کے ظہور مرتبہ کے سبب ان کی تعظیم بجا لائیں گے۔

مامور من اللہ ہونا ملحوظ رہے اور جمیع اولیاء زمانہ میں بے شک حضرت سیدی رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی داخل۔

(۳) اسی میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ "[46] فرمانا اور اولیاء حاضرین و غائبین کا گردنیں جھکانا اور قدم مبارک اپنی گردنوں پر لینا اور ایک شخص کا انکار کرنا اور اس کی ولایت سلب ہو جانا بیان کرکے فرماتے ہیں:

وھذا تنبیہ بینۃ علی انہ قطب الاقطاب والغوث الاعظم[47]۔	یہ روشن دلیل قاطع ہے اس پر کہ حضور تمام قطبوں کے قطب اور غوث اعظم ہیں۔

(۴) اسی میں ہے:

ومن کلامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تحدثا بنعم اللہ تعالٰی علیہ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد مابین السماء والارض فلاتقیسونی باحد ولاتقیسوا علی احدًا یعنی فلایقاس الملوك بغیر ھم وھٰذا کلہ من فتوح الغیب المبرء من کل عیب۔	حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اللہ عزوجل کی اپنے اوپر نعمتیں ظاہر فرمانے کا جو کلام ارشاد فرمائے ان میں سے یہ ہے کہ فرمایا مجھ میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں، مجھے کسی سے نسبت نہ دو اور مجھ پر کسی کو قیاس نہ کرو۔ اس پر علامہ علی قاری فرماتے ہیں اس لئے کہ سلاطین کا رعیت پر قیاس نہیں ہوتا اور یہ سب غیب کے فتوحات سے ہے جو ہر عیب سے پاک وصاف ہے۔

[45] نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص ۸
[46] نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص ۹ و ۱۰
[47] نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص ۹ و ۱۰

(۵) اسی میں ہے:

وعن عبداللہ بن علی بن عصر ون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الی بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقا یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیۃ وکنا نتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغداد یقال لہ الغوث، وکان یقال عنہ انہ یظہر اذا شاء وخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبدالقادر الجیلانی وھو شاب یومئذ الی زیارتہ فقال ابن السقا ونحن فی الطریق الیوم اسألہ عن مسئلۃ لایدری لہا جوابا، فقلت وانا اسئلہ[48] (نزھۃ الخاطر والفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبدالقادر(قلمی نسخہ) ص۳۰)عن مسئلۃ فانظر ماذا یقول فیہا وقال سیدی الشیخ عبد القادر قدس سرہ الباھر معاذ اللہ ان اسألہ شیئا، وانا بین یدیہ انظر برکات رویتہ فلما دخلنا علیہ لم نرہ فی مکانہ فمکثنا ساعۃ فاذا ھو جالس فنظر الی ابن السقا مغضبا وقال لہ ویلك یا ابن السقا تسألنی عن مسئلۃ لم أردلہا جوابا، ھی کذا وجوابہا کذا، انی لاری نار الکفر تلہب فیک۔ ثم نظر الی وقال	امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلب علم کے لئے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے، اور ان کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب انہیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ الاعلی نے فرمایا معاذاللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو انکے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوئے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا

[48] نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص۳۰

یا عبداللہ تسألنی عن مسألة لتنظر ما اقول فیھا ھی کذا وجوابھا کذا لتخرن علیك الدنیا الی شحمتی اذنیك باساءة ادبک۔ ثم نظر الی سید عبدالقادر و ادناہ منه واکرمه وقال له یا عبدالقادر لقد ارضیت اللہ ورسوله بادبك کانّی اراك ببغداد وقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملا وقلت قدمی ھٰذہٖ علی رقبة کل ولی اللہ، وکانّی اری الاولیاء فی وقتك وقد حنوا رقبھم اجلالا لک، ثم غاب عنا لوقته فلم نرہ بعد ذٰلک، قال واما سیدی الشیخ عبدالقادر فانه ظھرت امارة قربه من اللہ عزوجل واجتمع علیه الخاص والعام، وقال قدمی ھٰذہٖ علی رقبة کل ولی اللہ واقرت الاولیاء بفضله فی وقته واما ابن السقافرأی بنتا للملك حسینة ففتن بھا وسأل ان یزوجھا به فابی الاان یتنصر فاجابه الی ذٰلک۔ والعیاذباللہ تعالٰی۔ واما انا فجئت الی دمشق واحضرنی السلطان نورالدین الشھید وولانی علی الاوقات فولیتھا واقبلت علی الدنیا اقبالا کثیرا اقد صدق

اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھوگے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لَو تک اس میں غرق ہوگے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا۔ پھر حضرت شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا: اے عبدالقادر! بے شک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرمارہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیائے وقت نے آپکی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے پھر ہم نے انہیں نہ دیکھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص وعام ان پر جمع ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور اولیاء وقت نے اس کا ان کے لئے اقرار کیا، اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ نصرانی ہوجائے، اس نے یہ نصرانی ہونا قبول کرلیا، والعیاذ باللہ تعالٰی۔ رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نورالدین شہید نے مجھے افسر اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی۔ غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں

کلام الغوث فیناکلنا۔	جو کچھ تھا صادق آیا۔

اولیاءِ وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف[49] میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس ۴۰ روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کئے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں، یونہی اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم۔

(٦) اسی میں ہے:

قال رضی اللہ تعالٰی عنه وعزّۃ ربّی ان السعداء و الاشقیاء یعرضون علی وان بؤبؤ عینی فی اللوح المحفوظ انا حجة اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ووارثه فی الارض و یقول الانس لھم مشائخ والجن لھم مشائخ و الملئکة لھم مشائخ وانا شیخ الکل، رضی اللہ تعالٰی عنه، ونفعنابه[50]۔	حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا "مجھے عزت پروردگار کی قسم! بے شک سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، بیشک میری آنکھ پُتلی لوحِ محفوظ میں ہے، میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نائب اور تمام زمین میں ان کا وارث ہوں۔ اور فرمایا کرتے: آدمیوں کے پیر ہیں، قوم جن کے پیر ہیں، فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر ہوں۔" علی قاری اسے نقل کر کے عرض کرتے ہیں: اللہ عزوجل کی رضوان حضور پر ہو اور حضور کے برکات سے ہم کو نفع دے۔

(٧) اسی میں ہے:

روی عن السید الکبیر القطب الشھیر سید احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنه انه قال الشیخ عبد القادر بحر الشریعة عن یمینه وبحر الحقیقة عن یسارہ من ایھما شاء اغترف السید	سید کبیر قطب شہیر سید احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: شیخ عبدالقادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں۔ اس ہمارے

[49] بهجة الاسرار ذکر اخبار المشایخ منه بذلك مصطفی البابی مصر ص ٦

[50] نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة سید الشریف عبدالقادر (قلمی نسخہ) ص ٣٢

عبدالقادر لاثانی له فی عصرنا هذا رضی الله تعالٰی عنه[51]۔	وقت میں سید عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(۸) امام ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

انهم قد یؤمرون تعریفا لجاهل اوشکرا وتحدثا بنعمة الله تعالٰی کما وقع الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه انه بینما هو بمجلس وعظه واذا هو یقول قدمی هٰذه علی رقبة کل ولی الله تعالٰی فاجابه فی تلك الساعة اولیاء الدنیا قال جماعة بل واولیاء الجن جمیعهم وطأطئوا رءوسهم وخضعواله واعترفوا بما قاله الارجل باصبهان فابٰی فسلب حاله[52]۔	کبھی اولیاء کو کلمات بلند کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو ان کے مقامات عالیہ سے ناواقف ہے اسے اطلاع ہو یا شکرالٰہی اور اس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لئے جیسا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ہوا کہ انہوں نے اپنی مجلس وعظ میں دفعۃً فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، فوراً تمام دنیا کے اولیاء نے قبول کیا (اور ایک جماعت کی روایت ہے کہ جملہ اولیاء جن نے بھی) اور سب نے اپنے سر جھکادئے اور سرکار غوثیت کے حضور جھک گئے اور ان کے اس ارشاد کا اقرار کیا مگر اصفہان میں ایک شخص منکر ہوا فوراً اس کا حال سلب ہوگیا۔

(۹) پھر فرمایا:

وممن طأطأ رأسه ابوالنجیب[۱] السهروردی وقال علٰی رأسی واحمد[۲] الرفاعی قال علی رقبتی وحمید منهم وسئل فقال الشیخ عبدالقادر یقول کذا وکذا، وابو مدین[۳] فی المغرب وانا منهم اللهم انی اشهدك واشهد ملئکتك	حضور کے ارشاد پر جنہوں نے اپنے سر جھکائے ان میں سے (سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے پیران پیر) حضرت سید عبدالقاہر ابوالنجیب سہروردی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں انہوں نے اپنا سر مبارک جھکادیا اور کہا (گردن کیسی) میرے سر پر میرے سر پر۔ اور ان میں سے حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں انہوں نے کہا میری گردن پر، اور کہا

[51] نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة سید الشریف عبدالقادر (قلمی نسخہ) ص ۳۴

[52] الفتاوی الحدیثیة مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی هذه الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

انی سمعت واطعت، وکذا الشیخ عبدالرحیم القناوی مدّ عنقه وقال صدق الصادق المصدوق[53]۔	یہ چھوٹا سا احمد بھی انہیں میں ہے جن کی گردن پر حضور کا پاؤں ہے، اس کہنے اور گردن جھکانے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ "میرا پاؤں ہر ولی کی گردن پر" لہذا میں نے بھی سر جھکایا اور عرض کی کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی انہیں میں ہے،اور انہیں میں حضرت سید ابو مدین شعیب مغربی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں انہوں نے سر مبارک جھکایا اور کہا میں بھی انہیں میں ہوں الٰہی میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے قدمی کا ارشاد سنا اور حکم مانا۔اسی طرح حضرت سیدی شیخ عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی گردن مبارک بچھائی اور کہا سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

(۱۰) پھر فرمایا:

ذکر کثیرون من العارفین الذین ذکرنا هم وغیر هم انه لم یقل الابامر اعلاما بقطبیته فلم یسع احدًا التخلف بل جاء باسانید متعددة عن کثیرین انهم اخبر واقبل مولده بنحو مائة سنة انه سیولد بارض العجم مولودله مظهر عظیم یقول ذٰلك فتندرج الاولیاء فی وقته تحت قدمه[54]۔	اولیاء کرام کہ ہم نے ذکر کئے یعنی حضرت نجیب الدین سہروردی و حضرت سید احمد رفاعی وحضرت شعیب مغربی وحضرت عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالٰی عنہم انہوں نے اور ان کے سوا اور بہت عارفین کرام نے تصریح فرمائی کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی طرف سے ایسا نہ فرمایا بلکہ اللہ عزوجل نے ان کی قطبیت کبرٰی ظاہر فرمانے کے لئے انہیں اس فرمانے کا حکم دیا ولہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ بچھاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ متعدد سندوں سے بہت اولیاء کرام متقدمین سے مروی ہوا کہ انہوں نے سرکار غوثیت کی ولادت مبارکہ سے تقریبًا سو برس پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عجم میں ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہونگے اور یہ فرمائیں گے کہ "میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر" اس فرمانے پر اس وقت کے تمام اولیاء ان کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اس

---

[53] الفتاوی الحدیثیة مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی هذا علی رقبه الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

[54] الفتاوی الحدیثیة مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی هذا علی رقبه الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

	قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے۔اللھم لك الحمد صل علی محمد وابنہ وذریتہ۔

(۱۱) پھر فرمایا:

وحکی امام الشافعیۃ فی زمنہ ابوسعید عبداللہ بن ابی عصرون قال دخلت بغداد فی طلب العلم فوافقت ابن السقاورافقتہ فی طلب العلم بالنظامیۃ، وکنا نزور الصالحین وکان ببغداد رجل یقال لہ الغوث[55]۔ (الی اٰخر الحدیث المذکور)	"امام ابوسعید عبداللہ بن ابی عصرون نے کہ اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے ذکر فرمایا کہ میں بغداد مقدس میں طلب علم کے لئے گیا ابن السقااور میں مدرسہ نظامیہ میں شریک درس تھے اوراس وقت بغداد میں ایک شخص کو غوث کہتے تھے (وہی پوری حدیث کہ نمبر ۵ میں گزری، ان غوث کا ہمارے حضور رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بشارت دینا کہ آپ برسرمنبر مجمع میں فرمائیں گے " میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر "اور تمام اولیائے عصر آپ کے قدم پاک کی تعظیم کے لئے اپنی گردنیں خم کریں گے، اور پھر ایسا ہی واقع ہونا، حضور کا یہ ارشاد فرمانا اور تمام اولیائے عالم کا اقرار کرنا کہ بے شک حضور کا قدم ہم سب کی گردن پر ہے)

آخر میں ابن حجر نے فرمایا:

وھٰذہ الحکایۃ التی کادت ان تتواتر فی المعنی لکثرۃ ناقلھا وعدالتھم[56]۔	یعنی یہ حکایت قریب تواتر ہے کہ اس کے ناقلین بکثرت ثقہ عادل ہیں۔

فتاوٰی حدیثیہ نے ابن السقا کی بدانجامی میں یہ اور زائد کیا کہ جب وہ بدبخت کہ بہت بڑا عالم جیّد اور علوم شرعیہ میں اپنے اکثر اہل زمانہ پر فائق اور حافظ قرآن اور علم مناظرہ میں کمال سربرآوردہ تھا جس سے جس علم میں مناظرہ کرتا اسے بند کردیتا، ایسا شخص جب شان غوث میں گستاخی کی شامت سے معاذاللہ نصرانی ہوگیا بادشاہ نصارٰی نے اسے بیٹی تو دے دی مگر جب بیمار پڑا اسے بازار میں پھنکوادیا بھیک مانگتا اور کوئی نہ دیتا، ایک شخص کہ اسے پہچانتا تھا گزرا اس سے پوچھا تو حافظ تھا اب بھی قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے۔ کہا سب محو ہوگیا صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے۔

"رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝" [57]	کتنی تمنائیں کریں گے وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا کہ کسی طرح مسلمان ہوتے۔

[55] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

[56] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵

[57] القرآن الکریم ۱۵/۲

امام ابن ابی عصرون فرماتے ہیں پھر ایک دن میں اسے دیکھنے گیا اسے پایا کہ گویا اس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے، وہ نزع میں تھا، میں نے اسے قبلہ کی طرف کیا ہو وہ پُورب کو پھر گیا، میں نے پھر قبلہ کو کیا وہ پھر پھر گیا۔ اسی طرح میں جتنی بار اسے قبلہ رخ کرتا وہ پُورب کو پھر جاتا یہاں تک کہ پورب ہی کی طرف منہ کئے اس کا دم نکل گیا، وہ ان غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اسی گستاخی نے اس بلا میں ڈالا[58]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی انتہٰی۔"

اگر کہئے پھر اسلام کیوں نہیں لاتا تھا، کلمہ پڑھ لینا کیا مشکل تھا قول اس کا جواب قرآن عظیم دے گا:

"وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۠ ﴿۲۹﴾"[59]	تم کیا چاہو جب تک اللہ نہ چاہے جو مالک سارے جہان کا ہے۔

اور فرماتا ہے:

"كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾"[60]	کوئی نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دی ہے۔

اور فرماتا ہے:

"ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾"[61]۔	یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مُہر لگا دی گئی کہ اب انہیں کچھ سمجھ نہ رہی والعیاذ باللہ تعالٰی۔

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

وفی ھذہ ابلغ زجر واکد ردع عن الانکار علی اولیاء اللہ تعالٰی خوفا من ان یقع المنکر فیما وقع فیہ ابن السقا من تلك الفتنۃ المھلکۃ الابدیۃ التی لا اقبح منھا، نعوذ باللہ	اس واقعہ میں اولیاء کرام پر انکار سے کمال جھڑ کنا اور سخت منع ہے اس خوف سے کہ منکر اس مہلک فتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کا ہلاک ہے اور جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں جس میں ابن السقا پڑ گیا، اللہ عزوجل کی پناہ۔ ہم اللہ عزوجل سے

[58] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ھذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵

[59] القران آلکریم ۸۱/۲۹

[60] القران الکریم ۸۳/۱۴

[61] القرآن الکریم ۶۳/۳

من ذٰلک،ونسألہ بوجھہ الکریم وحبیبہ الرؤف الرحیم ان یؤمننا من ذٰلك ومن کل فتنۃ ومحنۃ و بمنہ وکرمہ وفیھا ایضا اتم حث علی اعتقادھم و الادب معھم وحسن الظن بھم ما امکن[62]۔	اس کے وجہ کریم اور اس کے حبیب رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے احسان و کرم کے ساتھ اس سے اور ہر فتنہ و محنت سے امان بخشے۔ نیز اس واقعہ میں کمال ترغیب ہے اس کی کہ اولیاء کرام کے ساتھ عقیدت وادب رکھیں اور جہاں تک ہو ان پر نیک گمان کریں۔

فقیر کوئے قادری امید کرتا ہے کہ اتنے بیان میں اہل انصاف وسعادت کے لئے کفایت ہو۔اللہ عزوجل مسلمان بھائیوں کو اتباع حق وادب اولیاء کی توفیق دے اور ابن السقا بجہنم اس شخص کے حال سے پناہ دے جس نے بزعم خود حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارگاہ میں حق نیاز مندی ادا کیا اور نتیجہ معاذاللہ وہ ہوا کہ سید کبیر کے غضب اور حضور غوثیت کی سرکار میں اساءتِ ادب پر خاتمہ ہوا،والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے برادر! مقتضائے محبت اتباع وتصدیق ہے نہ کہ نزاع وتکذیب۔ سچا محب حضرت احمد کبیر کے ارشادات کو بالائے سر لے گا اور جس بارگاہ ارفع کو انہوں نے سب سے ارفع بتایا اور ان کا قدم اقدس اپنے سر مبارک پر لیا انہیں کو ارفع واعظم مانے گا۔ عبدالرزاق محدث شیعی تھا مگر حضرات عالیہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ سے افضل کہتا،اس سے پوچھا جاتا تو جواب دیتا کفٰی بی ازرا ان احب علیا ثم اخالفہ[63] یعنی امیر المومنین نے خود حضرات شیخین کو اپنے نفس کریم سے افضل بتایا ہے مجھے یہ گناہ بہت ہے کہ علی سے محبت رکھوں پھر انکا خلاف کروں۔واقعی تکذیب مخالفت اگرچہ بزعم عقیدت ومحبت ہو اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے،والعیاذ باللہ تعالیٰ،اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کا حسن ادب روزی کرے اور انہیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور انہیں کے گروہ پاک میں اٹھائے،آمین!آمین۔

اٰمین بجاھھم عندك یا ارحم الراحمین	اے بہترین رحم فرمانے والے ان محبوبوں کا تیرے

[62] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ھذہ علی رقبۃ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵

[63] میزان الاعتدال ترجمہ ۵۰۴۴ عبدالرازق بن ہمام دارالمعرفۃ بیروت ۲/ ۶۱۲

وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و مولانا واٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف مرۃ فی کل اٰن وحین الٰی ابدالاٰبدین، اٰمین، و الحمدللہ رب العالمین۔	نزدیک جو مرتبہ ہے اس کے صدقے ہماری دعا قبول فرما۔ اللہ ہمیشہ ہمیشہ قیامت کے روز تک ہر گھڑی ہر لمحے ہمارے آقا و مولٰی، انکی آل، صحابہ، بیٹے اوران کے گروہ سب پر کروڑوں درود بھیجے، آمین۔ اورسب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ (ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

رسالہ

طرد الافاعی عن حمی ھادٍ رفع الرفاعی

ختم ہوا۔